جمعرات
۱۸- اگست ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۸۳ جمعرات - ۹- ربیع الاول - ۱۴۱۵ھ ' ۱۸- ظہور ۱۳۷۳ ہش ' ۱۸- اگست ۱۹۹۴ء

حضرت مولوی حکیم خورشید احمد صاحب کو سپردِ خاک کر دیا گیا

ربوہ-۱۶- اگست- حضرت مولوی حکیم خورشید احمد صاحب کا جسد خاکی بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص نمبر ۱۲ برائے علماء کرام میں دفن کر دیا گیا- وہ گذشتہ روز راولپنڈی میں دل کے عارضہ سے وفات پا گئے تھے-

حضرت مولوی صاحب کا جنازہ راولپنڈی سے صبح ۸ بجے ربوہ کے لئے روانہ ہوا- روانگی سے پہلے راولپنڈی میں نماز جنازہ ادا کی گئی- جنازہ چار بجے سہ پہر ربوہ پہنچا- جہاں پر میت کو حضرت مولوی صاحب کے گھر واقع دار الصدر شمالی میں آخری دیدار کے لئے رکھا گیا- بعد ازاں نماز جنازہ کے لئے حضرت مولوی صاحب کا جسد خاکی بیت المبارک لے جایا گیا جہاں بعد از نماز مغرب محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے نماز جنازہ پڑھائی- جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خصوصی اجازت سے حضرت مولوی صاحب کو قطعہ خاص میں دفن کیا گیا جہاں پر جماعت کے بڑے بڑے علماء اور نمایاں خادمان دین دفن ہیں قبر تیار ہونے پر محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی-

نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر اگرچہ بارش ہو رہی تھی لیکن اس بارش کے باوجود ہزاروں افراد بھیگتے ہوئے جنازہ اور تدفین میں شامل تھے- بہشتی مقبرہ میں سخت اژدھام تھا- خدام الاحمدیہ کے رضا کار مجمع کو منظم کرنے میں ڈیوٹیاں دے رہے تھے- اگرچہ بارش کی وجہ سے بعض لوگ بہشتی مقبرہ بھی نہ پہنچ سکے اس کے باوجود بہشتی مقبرہ میں بہت بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے جو ان کی ایک مخلص خادم دین سے وابستگی اور محبت کا کھلا اعتراف تھا-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مولوی صاحب کے درجات بلند کرے اور جملہ لواحقین اور دوست احباب کو صبر جمیل کی توفیق دے- آمین-

حضرت مولوی خورشید احمد صاحب نے جماعت کی بہت خدمت کی ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی طرف سے مولوی صاحب کا محبت بھرا تذکرہ

مکرم سید جواد علی شاہ صاحب نے بغیر دکھاوے کے ٹھوس خدمت کی

لندن-۱۶- اگست- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں حضرت مولوی حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے نہایت اچھے رنگ میں ان کی خدمات کا ذکر فرمایا-

حضرت صاحب نے فرمایا دو بہت مخلص اور فدائی کارکنوں کی وفات کی خبر ملی ہے- ان میں سے ایک مولوی حکیم خورشید احمد صاحب ہیں ان کو دل کا عارضہ تھا ہسپتال میں داخل کیا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکے-

حضرت صاحب نے فرمایا مولوی صاحب نے جماعت کی بہت خدمت کی ہے- وہ بہت گہرے عالم تھے- حدیث کا ٹھوس علم حاصل تھا- جامعہ میں میرے استاد بھی رہے- بہت ہی گہرا علم اور وسیع نظر تھی- حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کو دیوبند وغیرہ بھیج کر حدیث کا علم دلوایا-

حضرت صاحب نے فرمایا دوسری ان کی خوبی یہ تھی کہ بڑی انتظامی صلاحیت کے مالک تھے- جب بڑے مشکل اوقات میں جماعت کے خلاف شدید دشمنی کا اظہار کیا گیا- ایسے مشکل مواقع پر ربوہ کے عوام کی سرپرستی کرنے میں حضرت مولوی صاحب کا بہت بڑا ہاتھ تھا- اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا دی تھی- بہت سے ایسے مریض جو حکومت کے ملازم ہوتے تھے- یا علاقے کے بڑے زمیندار جن سے عموماً شر پہنچتا تھا وہ مولوی صاحب کی مخالفت نہیں کرتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی حکمت اور طبابت کے نسخے بہت مفید ہوتے تھے- چنیوٹ سے بھی سلسلے کے مخالف یا تو بھیس بدل کر دوا لینے آتے یا کسی کو بھجوا دیتے اور درخواست کرتے کہ ہمارا نام نہ لیا جائے-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مقدمات میں پڑ کر اور سنگین صورت حالات میں حضرت مولوی صاحب کی صلاحیتیں نکھر کر سامنے آجاتی تھیں- ان کے وصال کی خبر ملی ہے-

حضرت صاحب نے محترم سید جواد علی شاہ صاحب کی وفات کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ وہ میرے کلاس فیلو تھے بہت فدائی آدمی تھے- سید سمیع اللہ شاہ صاحب کے صاحبزادے تھے- سید عبدالسلام صاحب اور سید سمیع اللہ شاہ صاحب' حضرت سید حامد علی شاہ صاحب کے خاندان میں سے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ سے بہت وفا کی ہے سید سمیع اللہ شاہ صاحب کی طبیعت بہت میٹھی تھی- سکول میں حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کے ساتھ نائب ہیڈ ماسٹر تھے- بعد میں غالباً ہیڈ ماسٹر بھی ہو گئے تھے- مکرم سید جواد علی شاہ صاحب باپ کی طرح نرم مزاج میٹھے اور تحمل و بردباری سے کام کرنے والے تھے- انہوں نے بغیر دکھاوے کے بڑی ٹھوس خدمت کی ہے-

خدا اپنے پیاروں کے ذریعہ اپنا جلال ظاہر کرتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

وہ لوگ جو اپنے پر قیاس کر کے کہتے ہیں کہ خدا کے پیارے کیسے تکالیف میں پڑتے ہیں- غلطی پر ہیں- اور نہیں جانتے کہ خدا اپنے پیاروں کو کیوں مشکلات میں ڈالتا ہے-

ہمیں جو اپنے پیاروں سے محبت ہوتی ہے تو اس سے اپنی طاقت اور جلال کا اظہار مد نظر نہیں ہوتا- مگر خدا تعالیٰ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے ذریعہ اپنا جلال ظاہر کرے- اور ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں جن اطبا کو اپنا کوئی کمال دکھانا منظور ہوتا تھا وہ ایسا کرتے تھے مثلاً اگر انہوں نے کسی زہر کا تریاق معلوم کیا تو لوگوں کو اپنی ایجاد کے مفید اور نفع رساں ہونے کا یقین دلانے کے لئے زہر کو خود کھا لیا اور بعد میں تریاق استعمال کیا-

پس جب خدا ایں اپنے بندوں کی نازک سے نازک وقت میں مدد کرنے کی طاقت ہے تو اس کو اپنی طاقت کے اظہار کے لئے دکھلانا ہوتا ہے کہ یہ ہمارے بندے جو ایسی حالت میں ہیں اور ساری دنیا ان کی مخالفت میں سرگرم ہے- کامیاب ہوں گے- اور دنیا کو دکھا دیں گے کہ خدا ایں کس قدر طاقت اور قوت اور سطوت ہے- یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ ہر قسم کے مصائب اور تکالیف برداشت کرتے ہیں- مگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہیں چھوڑتے اور جس کام کے لئے دنیا میں آتے ہیں اس کو کر دکھاتے ہیں- اس وقت خدا کی طاقت اور جلال ظاہر ہوتا ہے کیونکہ خدا جن کو منتخب کرتا ہے اور وہ جو جماعتیں قائم کرتے ہیں وہ اخلاص کے

باقی صفحہ ۷ پر

ولادت

○ مکرم احمد محمود صاحب مربی سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۴-۸-۱ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے- حضرت صاحب نے از راہ شفقت بچے کا نام فائز احمد عطا فرمایا ہے- نومولود ناصر احمد بہادر شیر کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالجبار صاحب کا نھگڑی کا نواسہ ہے- خدا تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی دے-

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۸- ظہور ۱۳۷۳ ھش ۱۸- اگست ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

○ دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو' اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے۔ سو ہشیار ہو جاؤ اور اس پر آشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو۔ کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ۔

○ ہمارا مذہب تو یہ ہے اور یہی (صاحب ایمان) کا طریق ہونا چاہئے کہ بات کرے تو پوری کرے۔ ورنہ چپ رہے۔ جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ تاکہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا کھول کر جواب دو دو باتیں ہیں یا جواب یا چپ رہنا۔ یہ تیسرا طریق نفاق ہے کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملائے جانا۔ دبی زبان سے اخفاء کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا۔

○ اصل مقصد انسان کا دین ہونا چاہئے۔ اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ جو لوگ یہاں دین کی خاطر آتے ہیں ان کو کچھ دن ضرور ٹھہرنا چاہئے۔ شاید کوئی مفید کلمہ ان کے کانوں میں پڑ جاوے بعض لوگوں کی کوشش اور تدبیریں محض دنیا کمانے کی خاطر ہوتی ہیں یہاں تک کہ بڑی بڑی پنشنیں پا لیتے ہیں لیکن پھر بھی بس نہیں کرتے۔ اندر ہی اندر اس جستجو میں لگے رہتے ہیں کہ اب کوئی خطاب ہی مل جاوے۔

○ دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا (جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ الرعد-۱۸) اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جاسکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے۔

○ دعا کے لئے رقت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے۔ اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتباع سنت نبوی ضروری ہے مگر تلاش رقت بھی اتباع سنت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو۔ دعا کرو تاکہ دعا میں جوش پیدا ہو۔ الفاظ پرست مخذول ہوتا ہے حقیقت پرست بننا چاہئے۔ مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہئے مگر حقیقت کو پاؤ۔

اپنی صحت کے بگڑنے پہ خیال آتا ہے\
اور بھی لوگ بہت ہونگے ہے جن کا یہی حال\
اے خدا میری دعاؤں میں سبھی شامل ہیں\
تیرے گھر میں تو علاجوں کا نہیں ہے کوئی کال

ابو الاقبال

○

رات پھر جانبِ سحر آئی\
کتنی دشوار رہ گذر آئی

چاند تاروں کے پھول مرجھائے\
جب بھی شبنم کی آنکھ بھر آئی

حسرتوں کا سفید فام کفن\
کون پہنے ہوئے کدھر آئی

کس تمنّا کی چشمِ آوارہ\
ٹھوکریں کھا کے دربدر آئی

آج رنگِ شفق عجیب سا تھا\
دل کی تصویر سی اُتر آئی

اک زمانہ ہُوا خزاں گزرے\
دل اُجڑنے کی اب خبر آئی

کیا ہُوا دل کی آبرو نہ رہی\
زندگی کچھ تو راہ پر آئی

غالب احمد

۱- جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہئیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

۲- حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جاسکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی' دارالضیافت ربوہ

حضرت مہر آپا صاحبہ

حضرت اُمِّ طاہر صاحبہ

حضرت مہر آپا صاحبہ حضرت اُمِّ طاہر صاحبہ کے متعلق مزید لکھتی ہیں:-

آپ اپنی تمام ملنے والیوں سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتیں- آپ خواہ کسی حال میں بھی ہوتیں آپ اپنے ملنے والیوں کے لئے بڑا وسیع دل رکھتی تھیں- باوجود ہروقت بیمار ہونے کے اور دن رات مصروفیت کے سب سے ہنس کر ملتیں خوش ہو ہو کر ان کا حال پوچھتیں- آپ کے گھر میں لوگوں کا جمگھٹا رہتا تھا- کوئی وقت ایسا نہ ہوتا جس میں آپ دو گھڑی آرام بھی کر سکتیں ان کی کمزور طبیعت اور بیماری کی وجہ سے میں نے خود کئی دفعہ پھوپھی جان سے درخواست کی کہ آپ اپنی ملنے والیوں کے لئے ایک وقت مقرر کر دیں جس میں وہ آکر آپ سے مل لیا کریں- یہ ہر وقت کا تانتا آپ کی صحت کیلئے خطرناک ہے- آپ ہنس کر کہتیں تم ٹھیک کہتی ہو- مگر میں کس طرح ان لوگوں کی محبت و خلوص کو ٹھکرا دوں- یہ لوگ اپنی حاجات لے کر آتے ہیں بعض صرف پیار ہی کی خاطر آتے ہیں- اور یہ خدا کا فضل ہے میں خدا کے فضل کی ناشکری کیسے کروں- ان کے اس جواب سے مجھے حیرت آتی تھی- کہ اس قدر بیماری کے باوجود اور اس قدر انتہائی مصروفیت کے باوجود آپ کی زبان سے ایسے لوگوں کیلئے معذوری کے الفاظ ہی نکلتے- عجیب باہمت شخصیت ہیں وہ-

آپ کے اس دائرہ میں ایسی دوست بھی تھیں جو آج تک آپ کے لئے بے قرار ہیں اور تعریف کرتے کرتے وہ لوگ تھکتی نہیں- اور بے قراری سے ان کو ڈھونڈتی ہیں- آپ کی دوستی ان سے وقتی نہ تھی بلکہ سچی دوستی تھی- جب کبھی ان پر زمانے کی گردش کے تحت کوئی مشکل کا وقت آیا آپ ان کی مدد کے لئے پیش پیش رہیں- ورنہ عام طور پر دنیا میں چلتی کا نام گاڑی سنا گیا ہے- لوگ مفلوک الحالی میں نگاہیں بدل لیتے ہیں مگر پھوپھی جان عجیب چیز تھیں کہ آپ ایسے موقعوں پر بڑھ کر وفادار اور خدمت گذار ثابت کرتیں-

یہ خوبی بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے وہ بیک وقت اپنے میکہ کے عزیزوں سے اور سسرال کے عزیزوں سے ایک جیسے دور- ایک سی محبت اور ایک ہی طرح کے خلوص کا اظہار کریں- پھوپھی جان نے اپنے ان دونوں طرف کے عزیزوں کے ساتھ ایک سا سلوک کیا اگر کوئی بیمار ہے تو اسی طرح اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر خدمت کی- اگر کوئی حاجت مند ہے تو آپ نے اپنی حاجات کو پس پشت ڈال کر اس کی بروقت مدد کی- اگر کوئی کسی درد دکھ میں مبتلا ہے تو وہ دکھ پھوپھی جان تمام کا تمام اپنے اوپر وارد کر لیتیں اگر اس کا کوئی خوشی کا موقع ہوتا تو پھوپھی جان اس کی اس خوشی میں اس قدر مسرت سے حصہ لیتیں کہ خود بیمار ہو جاتیں- قربانی اور نفس کشی کا مادہ اس حد تک حیران کن تھا کہ تعجب آتا تھا کہ پھوپھی جان کوئی غیر معمولی فطرت کی مالک ہیں- کوئی ماں اپنے بچوں کی ضروریات کو نظر انداز نہیں کر سکتی مگر پھوپھی جان نے اپنے بچوں کی قطعاً پرواہ نہ کی بلکہ ان بچوں کو جو آپ کی زیر تربیت بے ماں کے بچے تھے ہر قدم پر ہر لحاظ سے اپنے بچوں پر فوقیت دی- اور ان کے لئے مالی جانی ایسی قربانیاں کیں کہ اس کی مثال ملنی مشکل ہے- یہ قربانیاں یہ خدمات نہ صرف آپ نے ان بچوں کے لئے محدود رکھیں جو آپ کے پاس تھے بلکہ ان تمام بچوں کے ساتھ یہ نیک سلوک یہ ہمدردی اور ایسی قربانیاں بلا امتیاز روا رکھیں- جو بچے حضرت صاحب کی دوسرے حرموں میں سے تھے- اپنے ان بچوں میں اور اپنے بچوں میں ایک بال برابر فرق نہ سمجھا اور یہ ایک بہت بڑی بات ہے- جو ہر شخص میں پیدا نہیں ہو سکتی- آپ اپنے بیمار بچوں کو (اگر کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا تو) چھوڑ کر دوسرے بچوں کی خدمت کرنا' انہیں خوش رکھنا' اپنا فرض اولین سمجھتیں اور اپنے مسلسل اور پیہم عمل سے اس کو ثابت کرتی رہیں اور وہ یہ تمام تر بھلائی محض اور محض اخلاص سے کیا کرتیں جس میں نمود کا شائبہ تک نہ ہوتا- یہی وجہ ہے کہ آج تک یہ تمام بچے ان کا انتہائی احترام اور محبت سے نام لیتے ہیں"-

---

عباد الرحمان وہ ہوتے ہیں جو اپنے مالوں میں اسراف نہ کرتے ہوں- وہ اپنے مالوں کو ریا اور دکھاوے کے لئے خرچ نہ کرتے ہوں- بلکہ فائدہ اور نفع کے لئے صرف کرتے ہوں- پھر اپنے مالوں کو ایسی جگہ دینے سے نہ روکیں جہاں دینا ضروری ہو اور ان کا قوام ہو- یعنی درمیانی ہو- نہ اپنے مالوں کو اس طرح لٹائیں جو اللہ کے منشاء کے ماتحت نہ ہو- اور نہ اس طرح روکیں کہ جائز حقوق کو بھی ادا نہ کریں- یہ دو شرطیں عباد الرحمان کے لئے مال خرچ کرنے کے متعلق ہیں لیکن بہت لوگ ہیں جو یا تو اسراف کی طرف چلے جاتے ہیں یا بخل کی طرف-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

چوہدری عبدالقادر ___

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

یہ ۱۹۴۶ء کی بات ہے کہ میں اپنے وطن سلطان پور لودھی ریاست کپور تھلہ آیا- سلطان پور لودھی ایک معروف تاریخی قصبہ ہے- اور اس وقت ریاست کا تحصیل ہیڈ کوارٹر بھی تھا- اس قصبہ کے نواحی دو دیہات میں ہماری زرعی اراضی اور نمبرداری تھی- چند دن قیام کے بعد بچوں نے کپور تھلہ شہر دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا- اس زمانہ میں کپور تھلہ شہر تھا- صاف شفاف کشادہ سڑکیں- محلات' باغات مرکزی دفاتر اور جامع مسجد- کیا خوب نظارے تھے- جامع مسجد مہاراجہ صاحب نے زر کثیر صرف کر کے اپنی مسلمان رعایا کے لئے جن کی تعداد ریاست میں کثیر تھی بنوائی تھی- جو کہ مختلف قیمتی پتھروں سے مزین تھی اور اس کے اردگرد پھل دار اور پھولدار پودے تھے- سیر سے فراغت کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ بیت الحمد کپور تھلہ جا کر ستالیں اور نماز بھی ادا کر لیں- اب اسے اتفاق کہئے یا ہماری خوش قسمتی کہ جونہی میں نے بیت الحمد میں قدم رکھا حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نماز سے فارغ ہو کر باہر جانے کے لئے آ رہے تھے- محترم شیخ صاحب مجھے جانتے تھے نہ میں ہی ان سے روشناس تھا- محترم شیخ صاحب نے استفسار فرمایا- کیسے آئے ہو اور کس سے ملنا ہے؟ میں نے عرض کیا- کہ میں سلطان پور لودھی کے فلاں خاندان سے تعلق رکھتا ہوں- یہاں کچھ دیر ستانے اور نمازوں کی ادائیگی کے لئے ٹھہروں گا- محترم شیخ صاحب کی ہلکی سی مسکراہٹ نے مجھے خوش آمدید کہا اور ساتھ ہی فرمایا- کہ تھوڑا سا انتظار کر لیں- میں سمجھا کہ شاید میرے علاقہ کی کچھ معلومات حاصل کرنا ہوں گی- یا کوئی پیغام دینا ہو گا- اتنا فرمانے کے بعد حضرت شیخ صاحب تشریف لے گئے- اور ہم بیت الحمد میں آرام کرنے لگے- تھوڑی دیر کے بعد بچوں نے مجھے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے کہا- ابھی میں باہر جانے کی تیاری ہی کر رہا تھا- کہ دروازے پر دستک ہوئی- کیا دیکھتا ہوں کہ باہر ایک آدمی خورد و نوش کا سامان لئے کھڑا ہے- جو پوچھنے پر کہنے لگا کہ مجھے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے آپ اور بچوں کے لئے کھانا دے کر بھیجا ہے- یہ پہلی ضیافت تھی جو حضرت شیخ صاحب نے کی- یقین جانئے- اس واقعہ کو کم و بیش پچاس سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اب بھی کبھی تنہائی میں جب میرا ذہن ماضی کے دریچوں میں جھانکتا ہے تو مجھے شیخ صاحب کی یاد بے اختیار آتی ہے- یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں شیخ صاحب کے سامنے کھڑا ہوں اور شیخ صاحب دلنشیں مسکراہٹ کے ساتھ استفسار فرما رہے ہیں- کیسے آئے ہو اور کس سے ملنا ہے؟

جماعت احمدیہ میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی ہستی بہت معروف ہے- قانون دانی' لسانیات اور علم و ادب میں آپ کا نام ستاروں کی مانند روشن ہے- اور روشن رہے گا- جماعتی خدمات سلسلہ کی کتب و رسائل میں چھپ چکی ہیں- انسانی محبت اور خدمت کے حوالہ سے ایک واقعہ بے اختیار یاد آ رہا ہے- ریاست کپور تھلہ میں جن دنوں آپ کی قانون دانی کا سکہ بیٹھا ہوا تھا- یہ انہی دنوں کی بات ہے کہ ریاست کی حدود میں بعض معاندین نے ایک احمدی دوست کی املاک پر ناجائز قبضہ کرنا چاہا- اور اس احمدی دوست کو انہوں نے زدوکوب بھی کیا- اور جان سے مار دینے کی دھمکی بھی دی- اس احمدی دوست نے حضرت شیخ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعات عرض کئے-

محترم شیخ صاحب نے فوری طور پر اس دوست کی مدد کے لئے قانونی کارروائی کرنے کے علاوہ ایک ایسا طریقہ اختیار کیا کہ جس پر ریاست کے حکام اعلیٰ اور خود وزیر اعظم صاحب بھی چونک پڑے- اور انتظامیہ کو حکم دیا کہ فوری طور پر مضروب احمدی کی دادرسی کریں- اور معاندین کو قرار واقعی سزا دیں- چنانچہ حکومت کپور تھلہ نے نہ صرف مظلوم احمدی کی دادرسی کی بلکہ مدعا علیہان کو قرار واقعی سزا بھی دی-

جب ملک کا بٹوارہ ہوا تو محترم شیخ صاحب فیصل آباد شہر میں قیام پذیر ہوئے- یہاں آپ نے وکالت شروع فرمائی- خاکسار بھی اسی ضلع میں کچھ فاصلے پر اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ رہائش پذیر ہوا- جس کا نام ۱۹۱۹ء کے واقعہ کی مناسبت سے جلیانوالہ رکھا گیا تھا- جس کے مکینوں نے قومیت اور ذات پات کے حلقہ سے نکل کر ملک و قوم کے لئے جابر حکمرانوں کی گولیوں کی بوچھاڑ کی پرواہ کئے بغیر ملک کی آزادی کے لئے اپنی جانیں دے دیں تھیں-

میرے پاس وقت تھا اور میں بالکل فارغ تھا- چنانچہ جب موقعہ ملتا- میں سائیکل لے کر گوجرہ کے گرد و نواح میں آباد ہونے والے احمدی دوستوں کو ملنے کی کوشش کرتا اور اس کی رپورٹ محترم شیخ صاحب کی خدمت میں

باقی صفحہ ۷ پر

حضرت مولوی محمد حسین

میری یادیں

حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی کتاب "میری یادیں" میں فرماتے ہیں:-

۱۹۲۴ء میں (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) ولایت تشریف لے گئے اور اپنی عدم موجودگی میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کو جماعت کے امیر مقرر کر گئے۔ انہی دنوں کابل میں امیر امان اللہ خان صاحب والیٔ کابل کی موجودگی میں محترم نعمت اللہ خان صاحب احمدی کو (اللہ کی راہ میں جان دینی پڑی) اور ان کے علاوہ دو اور احمدی احباب مکرم قاضی نور علی صاحب اور عبدالحلیم خاں صاحب کو بھی احمدیت کی بناء پر اللہ کی راہ میں جان دینی پڑی۔ یہ دلوں کو ہلا دینے والی سنسنی خیز خبر جب قادیان پہنچی تو سننے والوں کو بہت صدمہ ہوا۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب نے یہ اعلان کروایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ کابل میں ہمارے ایسے احمدی دوست جائیں جو اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے پیش کر سکتے ہیں۔ میں اس وقت علاقہ ملکانہ موضع نگلہ گھنو میں تھا۔ میں نے یہ مرکزی اعلان سنتے ہی مولوی صاحب کی خدمت میں درخواست دے دی کہ میں کابل میں آپ کے پروگرام کے تحت جا کر جان دینے کے لئے تیار ہوں۔ آپ کے جواب کا منتظر محمد حسین مربی ملکانہ۔ مجھے چند دنوں کے بعد جواب چلا گیا کہ آپ کا نام لکھ لیا گیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میری درخواست منظور ہو گئی ہے۔ جب حضرت صاحب انگلستان سے واپس تشریف لائے تو سانڈھن سے ہوتے ہوئے جماعت آگرہ کی درخواست پر آگرہ بھی تشریف لائے۔ ہم مربیان علاقہ ملکانہ آگرہ میں حضرت صاحب کے استقبال کے لئے پہنچ گئے۔ حضرت صاحب کی آمد دو بجے والی ریل پر متوقع تھی مگر حضرت صاحب ۹ بجے شب پہنچے۔ حضرت صاحب کے دیدار کے لئے سٹیشن پر بہت بڑا ہجوم پہنچ چکا تھا۔ اس دن پلیٹ فارم کے اتنے ٹکٹ فروخت ہوئے کہ ختم ہی ہو گئے۔ مجبوراً سٹیشن ماسٹر نے لوگوں کو بغیر ٹکٹ پلیٹ فارم پر آنے کی اجازت دے دی۔ ہم مربیان اور دوسرے احمدی احباب نے آپس میں ہاتھ پکڑ کر لائنیں بنائی ہوئی تھیں۔ حضرت صاحب گاڑی سے اتر کر لائنوں کے درمیان سے گذر کر اپنی کار میں سوار ہو کر تجویز شدہ رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ اس وقت علاقہ کے امیر یعنی مربیوں کے امیر چوہدری فتح محمد سیال صاحب تھے۔ انہوں نے تمام مربیوں کی حضرت صاحب سے ملاقات کروائی۔ قریباً نصف شب گذر چکی تھی۔ حضرت صاحب مصافحہ کرنے کے بعد اسی کمرہ میں تشریف فرما ہوئے اور تمام مختلف علاقوں کے مربیوں سے حالات دریافت کئے۔ بعدۂ مربیوں کو آرام کرنے کی اجازت دی اور فرمایا کہ آپ سب کو صبح کا ناشتہ کرنے کے بعد سانڈھن پہنچنا ہو گا۔ اور میں اللہ نے چاہا تو تاج محل دیکھ کر آؤں گا۔ ہم سب ناشتہ کرنے کے بعد سانڈھن پہنچ گئے۔ وہاں اکبر خان صاحب کے مکان کے سامنے والے وسیع میدان میں حضرت صاحب کی دعوت کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں تمام مہمان بھی شریک ہوئے۔ مربیوں کے مشورہ سے جماعت کے احباب نے یہ انتظام کیا کہ ایک ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ایک ایک احمدی دوست پٹاخے دے کر بٹھا دئے جائیں اور جب آپ آگرہ سے چل کر شہر سے باہر آ جائیں تو وہاں کا آدمی پٹاخہ چلا دے اور جب آپ وہاں سے آگے نکل آئیں تو دوسرا آدمی پٹاخہ چلا دے۔ اور اسی ترتیب سے چلاتے جائیں حتی کہ جب آپ گاؤں میں داخل ہوں تو سب آپ کی آمد سے باخبر ہوں۔ جب حضرت صاحب کا گاؤں میں ورود ہوا تو مخالفوں نے اکبر خان صاحب کے مکان کو آگ لگا دی۔ ہم سب نے مٹی وغیرہ ڈال کر آگ بجھانے کی پوری کوشش شروع کر دی۔ آگ کے شعلے دور دور سے دکھائی دے رہے تھے۔ مکان کافی حد تک جل گیا تھا۔ حضرت صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں اعلان کیا کہ دوست چندہ لکھوائیں اور اتنے سو روپیہ میں اپنی طرف سے لکھواتا ہوں۔ تا کہ اکبر خان صاحب کا ایسا نیا اور پختہ مکان بن جائے جسے آگ نہ لگ سکے۔ ہم سب لوگوں نے چندے لکھوانے شروع کر دئے تو اکبر خان صاحب حضرت صاحب کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں آپ کی پیش کش کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ میں اپنا مکان چندہ کی رقم سے نہیں بنوانا چاہتا۔ کیونکہ اس طرح میرے شریک مجھے طعنہ دیں گے کہ بالآخر مکان چندوں سے بنوا لیا ہے اس لئے آپ مجھے نقشہ سے باخبر کر دیں۔ میں خود اس کے مطابق پختہ مکان بنوا لوں گا۔ لہٰذا حضرت صاحب نے چندہ لکھوانے سے روک دیا۔ بعدۂ سب احباب نے کھانا کھایا۔ روٹی گوشت کا انتظام تھا۔ برتنوں کی کمی کی وجہ سے میرے حصہ میں ایک کڑوی آئی جس میں مجھے سالن ڈال دیا

باقی صفحہ ۷ پر

کرنل سردار محمد حیات خان قیصرانی

محترم سید میر داؤد احمد صاحب

کرنل سردار محمد حیات خان صاحب قیصرانی کہتے ہیں:-

۱۹۴۸ء کی ایک صبح اپنی تابانی کے ساتھ طلوع ہوئی اور والنٹیئرز کا ایک گروہ فرقان فورس میں شمولیت کے لئے وارد ہوا۔ اس گروہ میں زیادہ تر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کے نوجوان بچے تھے۔ انہی میں سے ایک نوجوان سید داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب بھی تھے۔

فرقان فورس کشمیر کی جنگ آزادی میں مسلسل شریک کار رہی۔ یہ فورس تمام تر احمدی نوجوانوں پر مشتمل تھی۔ اس کا مقصد آزاد کشمیر کے ایک سیکٹر (حصہ محاذ) میں ہندو افواج کی پیش قدمی کو روکنا تھا۔ اس فورس کی عددی قوت ایک بٹالین کی نفری کے برابر تھی۔

فرقان فورس کی کمانڈ میرے سپرد تھی۔ مجھے فرقان فورس کے نوجوان احمدیوں کو دفاعی علم و فن کی تربیت دینا تھی۔ انہیں دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار کرنا تھا۔ میرے ذرائع محدود تھے۔ ہتھیار کم اور نوجوان تربیت سے نابلد تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے آزاد کشمیر کے ایک سیکٹر (محاذ) کی ذمہ داری قبول کرلی تھی۔ حالات بہت ہی پیچیدہ تھے ہندو افواج یلغار پر یلغار کر رہی تھیں۔ انہیں اپنے ہتھیاروں کی بہتات اور فوجوں کی زیادتی پر ناز تھا۔ انہی پیچیدہ و مخدوش حالات میں احمدیوں کے والنٹیئرز مختلف اطراف کی جماعتوں کے رضا کار اپنے امام کی طرف سے عائد کردہ دفاعی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے جوق در جوق آ رہے تھے۔ یہ نہتے اور بے تیغ سپاہی اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خطرات سے بے خبر کشاں کشاں محاذ جنگ پر پہنچ رہے تھے۔

ادھر میں اپنے ذمہ داریوں کے بوجھ تلے دبے جا رہا تھا۔ مجھے اپنی کمزوریوں کا احساس تھا۔ اندیشہ ہائے دور دراز سے میری روح کانپ رہی تھی۔ بایں ہمہ مجھے آنے والے رضا کاروں کا گرم جوشی سے استقبال کرنا تھا کیونکہ انہی سے میری تقویت تھی وہی میرے ہتھیار اور طاقت کا باعث تھے۔

جماعت احمدیہ کے ان نوجوانوں کو ابتدائی فوجی تربیت کے بعد میں نے مختلف ذمہ داریاں سونپ دیں۔ ان کی استعدادوں کے مطابق ان سے کام لئے۔ یوں تو ہر ایک نے میرا کہا مانا۔ اور ہر قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا لیکن مجھے اس وقت محترم سید داؤد احمد صاحب کے حسین بے لوث کردار کا ذکر چھیڑنا مقصود ہے۔ محاذ جنگ میں فرقان فورس کی بکھری ہوئی کمپنیوں اور پلاٹونوں میں متعدد بار جانا میرا معمول رہا۔ ایک بار میں سید داؤد احمد صاحب کی کمپنی پلاٹون کی طرف گیا۔ جوانوں' عہدہ داروں وار افسروں کو بعض ہدایات دیں۔ باتوں باتوں میں میں نے ان کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی۔ (کچھ اپنا کام ختم کر چکے اور کچھ انتظار میں ہیں) اور انہیں اس موت کے فلسفہ سے روشناس کرایا جو میدان جنگ میں ہر مجاہد کا سرمایہ حیات ہے۔ مقصد صرف اتنا تھا کہ احمدی نوجوانوں کو ان کی دفاعی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاؤں اور انہیں مزید قربانیوں کے لئے آمادہ کروں۔ محترم سید داؤد احمد صاحب میری بات کو پورے انہماک سے سنتے رہے۔ بعد میں انہوں نے اپنے عزیز رشتہ دار رضاکاروں سے عہد و پیمان لئے کہ وہ میرے احکام کی کماحقہ پیروی کریں گے۔

اس اثناء میں مجھے دشمنوں کے علاقہ میں گشتی دستے بھجوانے پڑے۔ تا میں دشمن کی نقل و حرکت اور اس کے جارحانہ ارادوں سے باخبر ہوں۔ چنانچہ میں نے سید داؤد احمد صاحب کو ایک گشتی دستے کا کمانڈر مقرر کیا۔ اور انہیں دستہ کے ہمراہ دشمن کے علاقہ میں جانے کا حکم دیا۔ سید داؤد احمد صاحب نے میری ہدایات کو سنا۔ اور عمل کی طرف متوجہ ہوئے۔ وقت مقررہ پر اپنا گشتی دستہ لے کر رات کی تاریکی میں دشمن کے علاقہ میں گھس گئے۔ رات بھر دشمن کے مورچوں میں ہلچل رہی۔ محاذ جنگ ساری رات جاگتا رہا۔ مشین گنیں چلتی رہیں۔ چھوٹی توپوں کے گولے پھٹتے رہے۔ اور میں بے قرار اور بے چین مگر بے بس تھا۔ مجھے احساس ہوا کہ سید داؤد احمد صاحب کا دستہ یا تو ضرورت سے زیادہ دشمن کی صفوں میں گھس گیا ہے یا پھر کسی نرغہ میں پھنس گیا ہے۔

کئی بار مجھے خیال آیا کہ گشتی دستہ کی امداد کے لئے اور دشمن کا سر کچلنے اور اسے نیچا دکھانے کے لئے میں بھی توپوں کے دہانے کھول دوں۔ لیکن مجھے دستہ کی جائے وقوع کا علم نہیں تھا۔ ذرائع رسل و رسائل بھی منقطع ہو چکے تھے میں بے بس اپنے مولا کی طرف لپکا اور سربسجود ہوا۔ ڈوبتے ہوئے دل کے ساتھ دعائیں کیں۔ مناجاتیں کیں۔ خدا خدا کر کے بے قرار رات ختم ہوئی اور علی

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

بھیک مانگنا

گزشتہ دنوں ایک انگریزی روزنامے میں بھکاریوں کے متعلق ایک مفصل مضمون پڑھنے کو ملا۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ یہ بھی کہا گیا تھا کہ وفاقی حکومت ہمیشہ یہ کوشش کرتی ہے کہ وہ صوبوں کو بتائے کہ کون کون سے امور ان کی تحویل میں ہیں۔ اور اسی ضمن میں ایک وفاقی وزیر نے ایک صوبے کے وزیر سے کہا کہ بھکاری یا بھیک مانگنا بھی صوبجاتی فہرست میں شامل ہے۔ کیونکہ آج سے ۳۶ سال قبل مغربی پاکستان ہی نے یہ قانون نافذ کیا تھا۔ یہ بات تو لگتا ہے کہ مذاق کے رنگ میں کہی گئی ہے لیکن شائد یہ بات درست ہو کہ یہ آئٹم صوبوں ہی کی تحویل میں آتی ہے بلکہ ہم تو کہیں گے کہ صوبوں سے نیچے آکر کمشنریوں اور ضلعوں اور شہروں اور دیہاتوں کی تحویل میں آتی ہے۔ آخر مانگنے والے لوگ ہمارے ہی ماحول سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ایک گاؤں والے اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کا کوئی فرد مانگنے کی عادت نہ ڈال لے یعنی بھکاری نہ بن جائے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ سارے ملک میں کوئی بھکاری نظر نہیں آئے گا۔ اسی طرح شہروں والے یا ضلعوں والے سب لوگ اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے ماحول میں کسی شخص کو مانگنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ حضرت امام جماعت اثانی ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں فرمایا کرتے تھے کہ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہمارا ہمسایہ بھوکا نہ سوئے۔ اگر کسی کا بھی ہمسایہ بھوکا نہ سوئے تو یقیناً بھیک مانگنے کی بھی نوبت نہیں آسکتی۔ ایک بات اس جگہ بیان کرنے کو جی چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں یا یوں کہہ لیجئے کہ ایشیاء کے تمام ممالک میں بھکاری اپنے آپ کو ایسی صورت میں پیش کرتے ہیں کہ ان پر رحم آئے۔ کسی نے اپنا بازو توڑا ہوا ہے۔ کسی کے ہاتھ پر زخم ہے کوئی لنگڑا کر چلتا ہے کوئی کسی طرح اور کوئی کسی طرح مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو ان پر رحم آئے اور بھیک آسانی سے دے دیں۔ بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض اوقات بچوں کو اغوا کر کے بھکاری بنانے کے لئے ان کے اعضاء کو مسخ کر دیا جاتا ہے۔ ہاتھ توڑ دیا گیا ٹانگ توڑ دی گئی یا کوئی اور ایسی بات کر دی گئی جس سے دیکھنے والوں کو ان پر رحم آجائے۔ اس کے بالکل برخلاف بلکہ انتہائی طور پر برخلاف ہم نے (نسیم سیفی) نائیجریا میں دیکھا کہ عید کے دن تمام بھکاری اپنا بہتر سے بہتر لباس پہن کر مانگنے کے لئے سڑکوں پر آتے ہیں۔ ان کی چھوٹی چھوٹی بچیاں ریشمی کپڑوں میں ملبوس سر پر ریشمی رومال باندھے بیٹھی ہوتی ہیں اسی طرح ان کے لڑکے بھی۔ ہمیں جب پہلی دفعہ یہ دیکھنے کا موقعہ ملا تو ہم نے اپنے دوستوں سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے اتنا اچھا لباس اور مانگنے کے لئے بیٹھے ہوتے ہیں تو ہمیں بتایا گیا کہ دراصل یہ لوگ ہمیں بتانا چاہتے ہیں کہ سال بھر ہم نے جو آپ سے مانگا ہے وہ ہم نے ضائع نہیں کیا ہم نے اسے بہت اچھی طرح استعمال کیا ہے ایسا کرنے سے ہمارے دلوں میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ واقعی اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں بہتر زندگی دینے کے لئے بھیک ضرور دینی چاہئے۔ کتنا فرق ہے ہمارے بھکاریوں میں اور نائیجیریا یا اس کے اردگرد کے ممالک کے بھکاریوں میں۔

عبدالسمیع خان

غیر معمولی گرہن

مکرم عبدالسمیع خان صاحب لکھتے ہیں:-

گرہن کا یہ نشان بڑا نادر اور غیر معمولی تھا۔ اور کئی رنگوں میں بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چاند گرہن اول لیلہ ہو گا جس کے دو معنی ہیں۔ گرہن کی پہلی رات اور رات کا ابتدائی حصہ۔ چنانچہ گرہن دونوں معنوں کے لحاظ سے واقع ہوا۔ چاند کی بھی گرہن کی پہلی تاریخ تھی اور قادیان میں اول رات یعنی رات شروع ہوتے ہی گرہن لگ گیا۔

سورج گرہن کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا فی النصف منہ یعنی سورج گرہن مقررہ دنوں میں سے درمیانی دن میں ہو گا۔ چنانچہ سورج گرہن درمیانی تاریخ یعنی ۲۸ تاریخ کو ہوا۔ بلکہ یہ گرہن وقت کے لحاظ سے بھی قریباً دن کے درمیانی عرصہ میں ہوا۔

سائنسی اصولوں کے مطابق چاند کو جب گرہن لگتا ہے تو زمین کے نصف سے زیادہ حصہ سے نظر آتا ہے۔ لیکن سورج گرہن کم علاقہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کئی دفعہ ایسے مقامات پر سورج گرہن ہوتا ہے جہاں سمندر رہوتا ہے یا آبادی کم ہوتی ہے۔

۱۸۹۴ء میں سورج گرہن ایشیا کے کئی مقامات سے دیکھا جا سکتا تھا۔ جن میں ہندوستان میں بھی شامل ہے۔

سورج گرہن چار قسم کے ہوتے ہیں ان میں سے ایک قسم بہت ہی نایاب ہے۔ یعنی اس قسم کا گرہن بہت کم ہوتا ہے۔ ۱۸۹۴ء کا گرہن اس نادر قسم کا گرہن تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے مشاہدہ کے لئے سائنس دانوں نے خاص طور پر ایک رصد گاہ (جہاں اجرام فلکی کا مشاہدہ کیا جاتا ہے) تعمیر کی۔ امریکہ و یورپ اور دیگر ممالک سے بھی بہت سے اہل علم اسے دیکھنے کے لئے آئے۔

تعارف

ن - س

ماسٹر کی ٹو انگلش گرائمر اینڈ ٹرانسلیشن

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان کی اس کتاب پر ہم پہلے ریویو کر چکے ہیں لیکن یہ کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے اور مصنف کہتے ہیں کہ اس میں مفید اضافے کئے گئے ہیں۔ ورق پلٹتے ہوئے اضافہ کی تلاش کرنا تو کوئی آسان نہیں۔ لیکن پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب کے سے تجربہ کار انگریزی کے استاد کی یہ بات مانے بغیر چارہ نہیں کہ واقعی اس میں اضافے کئے گئے ہیں۔ پہلے ہی یہ کتاب خاص مفید سمجھی گئی تھی اور اب اضافوں کے ساتھ تو یقیناً اس کی افادیت میں اضافہ ہوا ہو گا۔ ہم تمام ایسے طلباء کو جو انگریزی زبان کی گرائمر کے اصول اور باریکیاں سمجھنے کے خواہاں ہیں اور دیگر دوست بھی جو انگریزی زبان میں اپنی دسترس کو بہتر بنانا چاہتے ہیں کی خدمت میں گذارش کریں گے کہ وہ محترم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب کی اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں۔ اگرچہ اس کتاب پر ملنے کا پتہ تو کچھ اور چھپا ہوا ہے لیکن مصنف کی خواہش ہے کہ ملنے کا پتہ افضل برادرز گول بازار ربوہ تحریر کیا جائے۔ اس کی قیمت چالیس روپے ہے بمع رجسٹرڈ ڈاک خرچ۔

دعاؤں اور عمل کا رستہ ایک ہونا چاہئے

اگر ہم ہر نماز میں دعا کرتے ہوئے یہ سوچا کریں کہ دعا ہم یہ کر رہے ہیں اور کام کون سے کر رہے ہیں؟ دعاؤں کا رستہ اور ہے اور ہمارا چلنے کا رستہ اور ہے تو اسی وقت انسان کے دل پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔ عام انسان سے اگر کچھ مانگے اور دل میں کچھ اور بات ہو تو یہ بھی منافقت ہے اور ایک مکروہ بات ہے۔ مگر خدا سے کچھ اور مانگے اور کچھ اور کرنے کے ارادے ہوں تو یہ ایک بہت ہی بڑا خوف کا مقام ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بیرسٹر مبارک احمد کراچی

جلسہ سالانہ برطانیہ کی ایک ایمان افروز یاد

۱۹۹۰ء یو کے جلسہ سالانہ پر خاکسار جانے والے ایک قافلہ کا ایک روز امیر تھا۔ چنانچہ انتظامات کے سلسلہ میں وقت سے کافی پہلے ایئرپورٹ پر پہنچ گیا۔ خاکسار ایئرپورٹ کے لاؤنج میں مصروف عمل تھا کہ ایک بزرگ کو دیکھا جنہوں نے ایک تہبند باندھ رکھا تھا کرتہ اور سر پر مختصر پگڑی تھی ان کے ایک ہاتھ میں کپڑے کا ایک تھیلا اور دوسرے ہاتھ میں لکڑی تھی۔ خود یہ بزرگ بہت ضعیف العمر تھے۔ خاکسار نے ان سے دریافت کیا کہ کہاں جانا ہے تو انہوں نے فرمایا اسلام آباد۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے تو فرمایا کہ "اللہ" اس جواب نے مجھے اس قدر متاثر کیا جس کا بیان کرنا امر محال ہے۔ خاکسار نے ان سے ٹکٹ طلب کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ مجھے نہیں جانتے۔ خاکسار نے اپنا تعارف کروایا تو بلا تامل ٹکٹ خاکسار کے سپرد فرما دیا۔ خاکسار نے فوراً ہی ان کا بورڈنگ کارڈ حاصل کیا اور ایک نوجوان کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ ان کو جہاز پر سوار کروائیں۔ خاکسار نے ان سے سامان کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ بس یہ تھیلا ہی ہے۔ خاکسار کو بہت حیرت ہوئی کہ لندن میں موسم کا کوئی پتہ نہیں اور ان کے پاس کوئی گرم کپڑا بھی نہیں ہے۔ بہرحال لندن پہنچ کر ان کو اسلام آباد پہنچانے کا بندوبست کیا۔ پھر خاکسار نے ان کو ہمیشہ عبادت میں پہلی صف میں دیکھا۔ اس سال اس قدر گرمی پڑی کہ کہا گیا کہ ایسی گرمی کبھی نہیں پڑی۔ چنانچہ اس عرصہ قیام لندن میں گرم کپڑے کی قطعاً ضرورت نہیں پڑی اور خاکسار کو یقین کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کی بے مائیگی کا احساس کرتے ہوئے اسے ان ضروریات سے مستغنی کر دیا۔ چنانچہ جس روز خاکسار واپسی کے لئے ایئرپورٹ پہنچا تو ان بزرگ کو اسی حالت میں آتے ہوئے دیکھا سوائے اس کے کہ ایک لحاف جو غالباً انہوں نے لندن میں خریدا تھا وہ ان کے ساتھ تھا۔ اور کچھ نہ تھا چنانچہ خاکسار نے پھر ان کے

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

الجزائری انتہاپسندوں کی فرانس کو وارننگ

الجزائر کے مسلح مسلم گروپ (جی آئی اے) نے دھمکی دی ہے کہ اگر فرانس نے ان کے چھ مطالبات تسلیم نہ کئے تو وہ اپنے متشددانہ حملے جاری رکھیں گے۔

یاد رہے کہ اس گروپ پر الزام ہے کہ اس نے الجزائر میں فرانس کے سفارت خانہ کے چھ اہلکاروں کو ایک حملے میں موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ اس گروپ نے اپنے ایک بیان میں جو اخبار الحیات میں شائع ہوا ہے مندرجہ ذیل مطالبے کئے ہیں۔

الجزائر سے تمام فرانسیسی باشندوں کو نکال لیا جائے۔

الجزائر کی حکومت جس کی پشت پناہی فوج کر رہی ہے۔ کی حمایت بند کی جائے۔ انتہاپسند مسلمان اس حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

فرانس میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔

ان فرانسیسی افسروں کے نام بتائے جائیں جو الجزائر کی حکومت کی مدد کر رہے ہیں۔

"اسلامی اصولوں کی روشنی میں مسلح گروپ کے ساتھ کام کرنے اور تعاون کرنے پر آمادگی ظاہر کی جائے۔"

ان مطالبوں سے واضح ہوتا ہے کہ انتہاپسند مسلمانوں کو یہ شکوہ ہے کہ الجزائر کی حکومت فرانس سے تائید یافتہ ہے۔ اور الجزائر میں مسلمان مسلح گروپ کے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ یا تو فرانس کے اشارے پر ہو رہا ہے یا اسے فرانس کی بھرپور تائید و حمایت حاصل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اب فرانسیسی وزیر خارجہ نے یہ بیان دیا ہے کہ فرانسیسی حکومت کے بارے میں یہ سمجھنا غلط ہے کہ وہ غیر مشروط طور پر الجزائر کی حمایت کرتی ہے۔ یا کرتی رہے گی۔ ٦ فرانسیسی اہلکاروں کی ہلاکت نے فرانس کو بھی اپنے طرز عمل پر نظرثانی کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

یاد رہے کہ چند سال قبل الجزائر کے مسلم انتہاپسند گروپ نے انتخابات کے پہلے مرحلے میں کامیابی حاصل کر لی تھی اور توقع تھی کہ وہ دوسرا مرحلہ بھی جیت جائے گی جس سے الجزائر میں ایران کی طرح مذہبی انتہاپسندوں کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ فوج نے اس موقع پر مداخلت کی اور فوج کے اشارے پر اس وقت کی حکومت نے انتخابات کا دوسرا مرحلہ رکوا دیا اور پہلا مرحلہ منسوخ کر دیا۔ جس کے بعد صدارت تبدیل ہوئی۔ نئے صدر کو ایک سال بعد اسلامی انتہاپسندوں نے قتل کر دیا۔ اب ملک انتشار اور افراتفری کا شکار ہے۔ اور فوج کی پشت پناہی سے قائم شدہ حکومت مسلم انتہاپسندوں کو کچلنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ الجزائر واحد ملک ہے جہاں مسلم انتہاپسند جمہوری طریقے سے برسراقتدار آنے والے تھے۔ لیکن فوج نے ان کا راستہ روک دیا۔

امریکی تائیوان تعلقات میں بہتری

امریکہ تائیوان سے اپنے تعلقات میں بہتری کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ابھی تک دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کو ترقی دینے کے بارے میں امریکہ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

امریکہ کا محکمہ خارجہ قریباً ایک سال سے تائیوان کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر کرنے پر غور کر رہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ موجودہ تعلقات میں "چند معمولی تبدیلیاں" کرنا چاہتا ہے۔ لیکن یہ اقدامات امریکہ کے چین اور تائیوان کے ساتھ تعلقات کے معیار میں تبدیلی لائے بغیر کئے جائیں گے۔

امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان مائیکل میک کری نے بتایا ہے کہ ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔

واضح رہے کہ امریکہ کے چین کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم ہیں جبکہ تائیوان کے ساتھ نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چین تائیوان کو اپنا ایک صوبہ سمجھتا ہے جو اس کے ملک کے ساتھ سردست منسلک نہیں ہے۔

تائیوان' چین کی طرح' تمام چین پر حکومت اور خود مختاری کا دعویدار ہے اور چین کو اسی طرح اپنا حصہ خیال کرتا ہے جس طرح چین تائیوان کے بارے میں کہتا ہے۔ اگرچہ امریکہ کے تائیوان کے ساتھ سفارتی تعلقات موجود نہیں ہیں ان کے باوجود دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات موجود ہیں۔

امریکی نمائندے کا کہنا ہے کہ تائیوان کے ساتھ تعلقات میں کسی بھی قسم کی تبدیلی چین کے ساتھ تعلقات میں کسی قسم کی تبدیلی لائے بغیر کی جائے گی۔ اور اس سے ہمارے ان مضبوط تعلقات کا بھی اظہار ہو گا جو ہم اس وقت تائیوان کے ساتھ غیر رسمی طور پر اور غیر سرکاری طور پر رکھتے ہیں۔

ان سے سوال کیا گیا کہ کیا تعلقات سفارتی سطح تک بلند کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس کا اقرار بھی نہیں کرتا اور انکار بھی نہیں کرتا۔ تاہم ایسا کہنا صورت حال کے وقت سے پہلے اندازے لگانا ہو گا۔

انہوں نے ان اخباری خبروں کی تردید کی کہ امریکہ نے تائیوان سے تعلقات بہتر بنانے کا فیصلہ چین کی ناراضگی کے خطرہ کے باوجود کر لیا ہے جس کا مطلب ہے کہ امریکہ اس بارے میں چین کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرے گا۔ یاد رہے کہ چین کا یہ پرانا اصول ہے کہ جو ملک چین سے سفارتی تعلقات قائم کرے گا اسے تائیوان سے سفارتی تعلقات توڑنے ہوں گے۔ کیونکہ تائیوان چین کا حصہ ہے اور اس کا باغی صوبہ ہے۔

نیویارک ٹائمز نے اطلاع دی ہے کہ تعلقات پر نظرثانی کا فیصلہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور تائیوان کے سفارت کاروں اور تجارتی نمائندوں کا درجہ بڑھا دیا جائے گا۔ مگر ساتھ ہی "ایک چین" کی پالیسی برقرار رکھی جائے گی اور چین ہی کو پورے چین کی نمائندہ حکومت سمجھا جائے گا۔

ان تبدیلیوں سے تائیوان کی حکومت کے افسران اور دیگر اہلکار آسانی سے امریکہ آ جاسکیں گے اور امریکی عہدیداروں سے بات چیت کرنے میں موجودہ رکاوٹیں بھی دور ہو جائیں گی۔

اس سے قبل ١٩٩٢ء میں امریکہ کے صدر بش نے تائیوان کو ١٥٠۔ ایف سولہ طیارے دینے کا جو فیصلہ کیا تھا اس پر چین نے ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ تائیوان نے ان طیاروں کی قیمت کے طور پر ٥ء٩۔ ارب ڈالر ادا کرنے تھے۔ اور اب موجودہ حکومت نے تائیوان کو انٹی ائرکرافٹ سٹنگر میزائل بیچنے کا بھی فیصلہ کر لیا ہے۔ سمجھوتے کے مطابق امریکہ تائیوان کو ٦٠٠ میزائل دے گا جس کی قیمت کے طور پر ٦٠ سے ٩٠ ہزار ڈالر ادا کئے جائیں گے۔

اس کے علاوہ تائیوان اپنے ائر ڈیفنس نظام کو بھی بہتر بنا رہا ہے اور اس نے حال ہی میں چار ہاک آئی ٹوٹی۔ ائرکرافٹس اور میزائل کو راڈار سسٹم سے منسلک کر کے پیشگی اطلاع دینے والے نظام کو مربوط کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ ١٨٧ ملین ڈالر سے ہائی ٹیکنالوجی "سٹرونگ نیٹ" سسٹم کو ترقی دے رہا ہے۔

بنگلہ دیش حکومت کی وارننگ

بنگلہ دیش کی حکومت نے اپوزیشن کی طرف سے تازہ انتخابات کے بار بار کے مطالبوں اور خاتون رائٹر تسلیمہ نسرین کے خلاف ہونے والے مظاہروں کے نتیجے میں اپوزیشن اور ذرائع ابلاغ یعنی اخبارات وغیرہ کو وارننگ دی ہے کہ ان کے خلاف قانونی ایکشن لیا جا سکتا ہے۔ وزیر اطلاعات مسٹر نجم الہدیٰ نے یہ بیان اس وقت دیا ہے جب تسلیمہ نسرین ملک سے فرار ہو کر سویڈن جانے میں کامیاب ہو گئیں اور ان کے خلاف مظاہروں کی تازہ لہر شروع ہوئی۔ مسٹر نجم الہدیٰ نے کہا کہ عوام کے ووٹوں سے قانونی طور پر قائم شدہ حکومت کے خلاف اس قسم کے مظاہرے قانون کے منافی ہیں۔ اور ایسے مظاہروں کے ذمہ داروں کے خلاف قانونی ایکشن لیا جا سکتا ہے۔

مسٹر ہدیٰ نے جو اپنی سختی کی وجہ سے مشہور ہیں اخبارات کو کہا کہ وہ قانون کا مطالعہ کریں کیونکہ وہ اپنی تحریروں اور اپوزیشن کی سرگرمیوں کی اشاعت کی وجہ سے قانون کی گرفت میں آسکتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو عمر قید تک کی سزا دی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص کو قانون کی پابندی کرنی لازم ہے۔ اپوزیشن نے الزام لگایا ہے کہ ماضی میں ہونے والے ضمنی انتخابات میں دھاندلی کی گئی۔ اور مسز ضیاء کی حکومت کے تحت آزادانہ اور منصفانہ انتخابات ممکن نہیں ہیں۔

اپوزیشن پارٹی عوامی لیگ جس کی قیادت حسینہ واجد کر رہی ہیں' پہلے ہی مسز ضیاء کو ہٹاؤ مہم شروع کر چکی ہے اس کے تحت دارالحکومت ڈھاکہ کا گھیراؤ کیا جانا بھی شامل ہے۔ یہ گھیراؤ کرنے کی تاریخ ١٠۔ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔ عوامی لیگ کے مطالبوں کی تائید سابق صدر حسین محمد ارشاد کی جماعت جاتیہ پارٹی اور پروفیسر غلام اعظم کی جماعت۔ جماعت اسلامی نے بھی کی ہے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ محاذ آرائی جاری رہی تو ستمبر کے مہینے میں حکومت کا کوئی فیصلہ ہو جانے اور جلد دوبارہ انتخابات کا انعقاد ممکن ہے۔ تاہم عوامی لیگ کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ آئندہ کے انتخابات اس کے مطالبات کی روشنی میں منعقد ہونے چاہئیں۔

ہیٹی پر حملہ

ہیٹی کے فوجی حکمران جنرل راؤل سیڈراس نے عملاً وہ تمام راستے بند کر دیئے ہیں جن سے ان کے ملک کا بحران حل کئے جانے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ وہ جمہوری حکومت کا تختہ الٹ کر برسراقتدار آئے تھے اور امریکہ کی سخت دھمکیوں اور عالمی دباؤ کے باوجود انہوں نے ملک میں جمہوریت لانے سے مسلسل انکار کیا ہوا ہے۔ اور اب بظاہر ان کے ملک کے عوام کے تحفظ کی کوئی راہ باقی نہیں رہی۔ کیونکہ سلامتی کونسل امریکہ کو یہ اختیار دے چکی ہے

کہ وہ ہیٹی پر حملہ کر سکتا ہے۔

تاہم مبصرین کا کہنا ہے کہ اب بھی بات چیت کا راستہ ترک نہیں کرنا چاہئے اور مذاکرات کے راستہ کو پوری طرح اختیار کرنے کے بعد بھی اگر مکمل ناکامی ہو تو تب فوجی ایکشن کا سہارا لیا جانا چاہئے۔

ہیٹی کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کی جا چکی ہیں اور اس کے ملک پر منفی اثرات ہو رہے ہیں لیکن وسطی امریکی ریاست کے حکمرانوں پر اپنے عوام کی تکالیف کا کوئی اثر نہیں ہوتا نظر آرہا۔

امریکہ نے یہ بھی پیشکش کی ہے کہ جونہی ہیٹی میں جمہوری حکومت واپس آگئی اس کے فوراً بعد وہ ہیٹی کے قرضے معاف کر دے گا تاکہ عوام کو جمہوریت کا پھل کھانے کا موقع مل سکے اور مستقبل میں کسی بھی فوجی حکومت کے قیام کی حوصلہ شکنی ہو سکے۔

لاطینی امریکہ کے ممالک میں جو آئے دن فوجی انقلابات آتے رہتے ہیں اور جو امریکہ سمیت دنیا بھر کے ممالک کی مشکلات اور پریشانی کا باعث بنتے ہیں اس کے پیش نظر امریکہ نے اقوام متحدہ کی وساطت سے ان ملکوں کو غیر مسلح کرنے کا عمل شروع کیا ہے اس کا مقصد فوج سے اسلحہ اور طاقت واپس لے کر جمہوریت کو مضبوط بنانا ہے۔ پہلے قدم کے طور پر ایسا کرنے میں کوسٹاریکا میں کامیابی ہوئی ہے جس کو مکمل طور پر غیر فوجی ملک بنا دیا گیا ہے۔ اب پانامہ کے بارے میں بھی یہی سوچا جا رہا ہے کہ اس ملک کے آئین میں بھی یہ بات داخل کر دی جائے کہ یہ ایک مکمل طور پر غیر فوجی ملک ہو گا۔

ہیٹی میں فوجی حکومت کو اگر ختم کرنے میں کامیابی ہو گئی تو وہاں پر بھی یہی عمل دوہرائے جانے کی تجاویز دی جا رہی ہیں۔ اس کے تحت فوج کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے گا اور ملک سے اسلحہ اور فوج کو قصہ پارینہ بنا دیا جائے گا۔ تاکہ کوئی فوجی ملک کی جمہوریت پر شب خون نہ مار سکے۔

اب امریکہ کا نظریہ دنیا بھر میں فوجی حکومتوں کے خلاف ہو رہا ہے اور دنیا کے کن کن ممالک کو غیر فوجی ملک بنانے میں اسے کامیابی ہو گی اس سوال کا جواب تو آنے والا وقت ہی دے سکے گا!!

(خصوصاً ہومیوپیتھک) ڈاکٹرز متوجہ ہوں

ہمارے تیار کردہ ہومیوپیتھک مرکبات کے فری سیمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر حلیم ہومیوپیتھک) **کمپنی** گولبازار ربوہ

فون: 211283-04524 ، 211-7-04524 فیکس 212299-04524

اطلاعات و اعلانات

یوم آزادی کے موقع پر مجلس نابینا کے زیر اہتمام ایک تقریب

○ یوم آزادی کے موقع پر مجلس نابینا ربوہ نے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس کا افتتاح تلاوت کلام الٰہی سے ہوا جو مکرم محمد الیاس اکبر صاحب نے کی۔ اس کے بعد عبدالحمید خلیق صاحب نے وطن کی محبت میں ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی بعدہ مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب نے پاکستان کے قیام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور حافظ محمود احمد صاحب نے پاکستان کی جدوجہد آزادی کے بارے میں معلومات مہیا کیں اس کے بعد تمام اراکین مجلس نے یہ عہد کیا کہ وہ اپنے ملک کی خاطر کسی قربانی سے گریز نہیں کریں گے آخر میں حافظ محمود احمد صاحب نے دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(سیکرٹری نشر و اشاعت مجلس نابینا ربوہ)

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنا نام "نصیر احمد ناصر" سے بدل کر "نصیر احمد" رکھ لیا ہے۔ اب مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

نصیر احمد ولد چوہدری فضل قادر
محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ

ضرورت چوکیدار

○ نظارت امور عامہ میں چوکیدار کی آسامی خالی ہے خواہش مند افراد ۹۴-۸-۲۳ بروز منگل بوقت ساڑھے بارہ بجے دوپہر نظارت ہذا میں تشریف لائیں۔ انٹرویو ہو گا۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

ساتھ باوجود ہر قسم کی تکالیف کے آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ ان پر ہمیشہ ابتلا لائے جاتے ہیں۔ مگر ان کے لئے قبل از وقت پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ کہ بالآخر تمہیں ہی کامیابی ہو گی۔ اس راہ میں مخالفین قدم قدم پر ان پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں سارا زور لگا دیتے ہیں مگر ہوتا وہی ہے جس کی خدا کے (مامور) پہلے اطلاع دے چکے ہوتے ہیں۔

از خطبہ ۱۹- اکتوبر ۱۹۱۷ء)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ عبدالخالق وصیت نمبر ۱۵۵۴۷ نے ۵۹-۱۲-۱۱ کو ۶۹ جیکب لائنز کراچی سے وصیت کی تھی موصیہ صاحبہ کا موجودہ ایڈریس دفتر کو درکار ہے لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ ۵

معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور کراچی گیسٹ ہاؤس میں لا کر ٹھہرایا۔ خاکسار نے ان سے دریافت کیا کہ کہاں جائیں گے معلوم ہوا کہ بہاولپور (صحیح یاد نہیں) جائیں گے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ ان کے ساتھ کسی نوجوان کو بھجوا دیں تو انہوں نے فرمایا کہ گاڑی میں بٹھا دیں وہ پہنچ جائیں گے خاکسار کو ان کا نام اور پتہ معلوم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے اس غیر معمولی معجزانہ حسن سلوک کا خاکسار گواہ ہے۔

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۴

الصبح دستہ واپس لوٹ آیا۔ میں نے محترم سید داؤد احمد صاحب سے مفصل رپورٹ طلب کی اور دستہ کا معائنہ کیا دستہ اپنے مقصد میں کامیاب و کامران رہا۔ اور مظفر و منصور واپس آیا۔ تفصیلی معائنہ کرتے ہوئے مجھے احساس ہوا کہ محترم سید داؤد احمد صاحب نے دستہ میں زیادہ تر اپنے ہی خاندان کے نوجوانوں کو شامل کر رکھا تھا۔ ایسا کرنا میری منشاء کے خلاف تھا میں نے غصہ کا اظہار کیا اور جواب طلبی چاہی۔ جواباً مجھے بتایا گیا کہ چونکہ گشتی کارروائیوں اور مہمات کے لئے انہیں ایسے نوجوانوں کی ضرورت تھی جو اپنی خوشی رضا اور جوش کے ساتھ دشمن کے علاقہ میں گھس جانے کے لئے مستعد ہوں۔ اور اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر دشمن کی صفوں میں ہلچل مچا دیں۔ اس لئے وہ اپنے ہی خاندان کے متعدد افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔ ان میں ایک لڑکا ایسا بھی تھا جو بہت کمسن تھا جسے دیکھ کر میں حیران و ششدر رہ گیا۔ لیکن شوق جہاد میں یہی دستہ دشمن کے لئے خوف و ہراس کا باعث رہا اور واپسی پر دشمن کے متعلق نہایت اہم اطلاعات لایا۔ میرا دل ان معصوم و حسین رضا کاروں کی حسن کارکردگی پر عش عش کر اٹھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ اگر سید داؤد احمد صاحب جیسے دستہ کمانڈر میرے حصہ میں آئے تو دشمن آزاد کشمیر کی حسین و جمیل وادی میں اپنا قدم نہیں رکھ سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

بقیہ صفحہ ۴

گیا۔ اس میں شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بھی کھانا کھا رہے تھے۔ اور ساتھ ساتھ ہم ہنس بھی رہے تھے کہ ایسے برتن میں اس سے قبل کبھی کھانا نہ کھایا تھا۔ بعدہٗ حضرت صاحب نے مربیوں کو ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے اپنے حلقوں کو روانہ ہو جائیں۔ اور میں آگرہ سے سوار ہو کر قادیان جا رہا ہوں۔ حضرت صاحب جب قادیان پہنچے تو مولوی شیر علی صاحب نے جان کی قربانی دینے والا پروگرام آپ کے سامنے پیش کیا۔ حضرت صاحب نے اسے نا پسند کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے خون اتنے سستے نہیں ہیں۔ جنہیں ضائع کر دیا جائے۔ بعد میں حضرت صاحب کے اس ارشاد سے ہم سب کو مطلع کر دیا گیا۔

بقیہ صفحہ ۳

عرض کرتا اور آپ کے ارشادات کی تعمیل میں دوستوں کی پریشانیوں کے حل کے لئے بار بار جماعتوں سے رابطہ کرتا اور پھر واپسی پر رپورٹ محترم شیخ صاحب کو پہنچاتا۔ آہستہ آہستہ محترم شیخ صاحب کی شفقت مجھ سے بڑھتی رہی۔ تکلف اور حجاب میں کمی ہوتی گئی۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ فیصل آباد کے دوست شیخ صاحب کے پاس بیٹھے ہوتے اور شیخ صاحب مجھ سے نہایت بے تکلفی سے کلام فرماتے جو ان دوستوں کے لئے حیرانی کا موجب ہوتا تھا کہ محترم شیخ صاحب ایک نووارد اور دیہاتی سے اس قدر بے تکلفی سے کلام فرما رہے ہیں۔ اکرام ضیف اور مہمان نوازی کی صفت اللہ تعالیٰ نے انہیں خاص پر ودیعت کر رکھی تھی۔ جب کبھی بھی میں ان کے پاس حاضر ہوتا۔ خورد و نوش کا اہتمام فرماتے۔ اور اگر غلطی سے کبھی میں ہوٹل سے کھانا کھا کر جاتا تو آپ سخت ناراض ہوتے اور تنبیہہ فرماتے کہ آئندہ تم نے بازار سے کھانا نہیں کھانا۔ یہ تمہارا اپنا گھر ہے۔ جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بتایا کرو۔ مہمان نوازی کی یہ اعلیٰ صفت آپ کے والد محترم حضرت شیخ ظفر احمد صاحب کی ذات والا صفات میں بھی تھی۔ اور شیخ صاحب کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزدگان کو بھی اللہ تعالیٰ نے مہمان نوازی اور اکرام ضیف کی صفت سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔

خبریں

ربوہ : 17- اگست -1994ء
کل دوپہر سے رات تک شدید بارش ہوئی۔ آج بھی بادل چھائے ہیں۔
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ نئے ججوں کی تقرریاں آئین کے مطابق ہیں۔ نئے جج قانون سے پوری طرح واقف ہیں ان پر اعتراضات غلط ہیں ہر وکیل کا کسی نہ کسی سیاسی پارٹی سے تعلق ہوتا ہے۔ البتہ جج بننے کے بعد یہ وابستگی ختم کرنا پڑتی ہے انہوں نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ قانون کے مطابق ججوں کی تقرری کے لئے اپوزیشن سے منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں البتہ دونوں چاہیں تو مل کر اس بارے میں آئینی ترمیم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن اور حکومت کو مل کر آٹھویں ترمیم کا مسئلہ بھی حل کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اقلیتوں کو زیادہ تحفظ دینے کے لئے بھی قوانین میں ترمیم کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کی ساکھ برقرار ہے اس کے متعلق پھیلائے جانے والے تمام شکوک و شبہات بے بنیاد ہیں۔

○ پنجاب میں یونین کونسلیں ختم کئے بغیر ویلج کونسلیں قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ویلج کونسل کے ارکان میں مردوں اور خواتین کی تعداد مساوی ہوگی ہر ۲۰۰ بالغ افراد پر مشتمل ایک حلقہ ہوگا جو ایک مرد اور ایک خاتون کو منتخب کریں گے۔ محلہ کمیٹیاں قائم کی جائیں اس کا کوئی چیئرمین نہیں ہوگا۔ میٹرو پولیٹن کارپوریشنوں کو زونل میونسپل کمیٹیوں میں تقسیم کرنے کی بھی تجویز ہے۔

○ کراچی میں نوعمر لڑکے سمیت ۵۔ افراد کو قتل کر دیا گیا۔ شہر میں دو مختلف مقامات پر بم کی جھوٹی اطلاعات سے خوف و ہراس پھیل گیا۔ مسلح رہزنوں نے دو گاڑیاں چھین لیں۔

○ اپوزیشن کے ۵ نکات پر غور کرنے کے لئے وزیر اعظم نے پارلیمانی پارٹی کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ اس اجلاس میں سیاسی صورت حال کے بارے میں ارکان کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ حکومت نے اپوزیشن کے مختلف رہنماؤں اور ارکان سے انفرادی رابطے کا پروگرام بنالیا۔

○ بیگم شفیقہ ضیاء الحق نے شکوہ کیا ہے کہ کسی نے بھی سانحہ بہاولپور کی تحقیقات کی سنجیدگی سے کوشش نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ قاتل ضرور کیفر کردار کو پہنچیں گے۔

○ کامونکی میں دوسرے روز نماز فجر کے وقت مساجد کے اندر اور باہر پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا نصف گھنٹہ تک آنسو گیس پھینکی جاتی رہی جس سے بجلی کے تار ٹوٹ گئے اور علاقہ میں بجلی منقطع ہو گئی۔ مولانا اکرم رضوی کے قتل پر ہونے والے مظاہرے میں پولیس فائرنگ سے ہلاک ہونے والے نوجوان محمد بوٹا کی ہلاکت پر "بلوہ میں اتفاقی موت" کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے ڈنڈے کے زور پر ہڑتال ختم کرائی اور مقامی سیاسی رہنماؤں کو بھی اپنا ہمنوا بنالیا۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ جدید اسلحہ ہمیں جہاں سے بھی ملا خریدیں گے۔ ہماری ترجیح امریکہ ہے۔ لیکن اگر ہمیں ایف ۱۶ طیارے نہ دیئے گئے تو ہم بھی وہاں سے "ہائی ٹیک ویپن سسٹم" خریدیں گے جہاں سے دنیا کے دیگر ممالک خریدتے ہیں۔ بھارت کی دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہیں کشمیریوں کی حمایت جاری رکھیں گے صدر مملکت ائر فورس کی مشقیں دیکھنے کے بعد صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

○ حزب اختلاف کے ترقیاتی فنڈز روکنے پر قومی اسمبلی میں ہنگامہ ہو گیا۔ پیپلز پارٹی کے سید خورشید شاہ اور مسلم لیگ (ن) کے جاوید ہاشمی کے درمیان ہاتھا پائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔

○ پنجاب اسمبلی کے سابق سیکرٹری حبیب اللہ گورایہ اغوا کیس میں ارشد لودھی، اختر رسول، بن یامین اور یاسین وٹو کی ۱۸۔ اگست تک عبوری ضمانت منظور کر لی گئی ہے۔ آئندہ پیشی پر متعلقہ عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ مسٹر حبیب اللہ نے بھی اپنی گرفتاری کے بعد ضمانت کی درخواست سیشن جج کی عدالت میں دائر کر دی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارت کا یوم آزادی اس کا یوم بربادی بن کر رہ گیا۔ اس روز (۱۵۔ اگست) کو ۳۴ بھارتی فوجی ہلاک ہوئے مجاہدین نے شوپیاں میں بارودی سرنگ سے فوجی ٹرک کے پرخچے اڑا دیئے۔ ایک فوجی کیمپ پر میزائل سے حملہ کیا گیا۔

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ بھارت نے جارحیت کی کوشش کی تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ پاکستان کا بچہ بچہ وطن کے دفاع پر قربان ہونے کو تیار ہے۔

○ امریکہ میں پاکستانی سفیر ڈاکٹر ملیحہ لودھی نے کہا ہے کہ ایف ۱۶ طیارے ہمیں دینا امریکہ کا اخلاقی فرض ہے ہم یکطرفہ پابندیاں قبول نہیں کریں گے۔ پاکستان کے جوہری پروگرام کا ایف ۱۶ طیاروں کے دینے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

○ آسٹریا میں ایک خاتون ڈاکٹر معصومہ کو سفیر نامزد کیا گیا ہے وہ مزدور کسان پارٹی کے فتح یاب علی خان کی اہلیہ ہیں۔ وہ وفاقی حکومت کے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن میں گریڈ ۲۲ کی افسر ہیں۔

○ ملک معراج خالد نے اسلامی یونیورسٹی کے ریکٹر کا عہدہ سنبھال لیا ہے ان کا درجہ وفاقی وزیر کے برابر ہے۔

○ حکومت نے چینی برآمد کرنے کی اجازت نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے ملک کے اندر چینی کی قیمت کم کی جائے تو برآمد کی اجازت دی جائے گی۔

○ دریائے سندھ کے کچے کے علاقے میں فوجی آپریشن کے خاتمے پر مسلح ڈاکوؤں نے سرگرمیاں پھر تیز کر دیں۔ ڈاکو دریائے سندھ کے کنارے کشتیوں میں گشت کرتے ہیں علاقے میں سخت خوف و ہراس پھیل گیا۔ ڈاکوؤں نے پناہ گاہوں سے نکل کر اپنے ٹھکانے دوبارہ سنبھال لئے۔

○ وزیر اعظم نے قطر کے امیر سے تبادلہ خیال کیا اور عشائیہ میں بھی شرکت کی۔

○ نواز شریف کے دور میں قواعد و ضوابط سے ہٹ کر سفارش پر تعینات کئے گئے ۱۵۔ ہزار اساتذہ کو برطرف کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

○ امریکی سفارتی ذرائع نے بتایا ہے کہ پریسلر ترمیم کی شرائط پوری کئے بغیر ایف ۱۶ طیارے نہیں دیئے جائیں گے۔ دفاعی ساز و سامان اور ادا شدہ ایک ارب ڈالر کے مستقبل پر بات چیت کے لئے پاکستانی وفد امریکہ جائے گا۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم کے صاحبزادے سردار عتیق پر سپریم کورٹ نے فرد جرم عائد کر دی ہے۔ ان پر توہین عدالت کا الزام ہے۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے رہنماؤں نے پہلی بار قائد اعظم کے مزار پر حاضری دی اور نواز شریف اور گوہر ایوب کے ساتھ فاتحہ پڑھی۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ کشمیر کی آزادی کے لئے فوجی ایکشن کیا جائے۔ تمام سیاسی جماعتیں اور فوجی ایک میز پر بیٹھ کر اس بارے میں مشترکہ حکمت عملی تیار کریں۔

○ پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے افغان طیارے کو واپس بھیج دیا گیا۔ طیارہ دہلی جاتے ہوئے پشاور میں اتار لیا گیا تھا۔

○ سرحد کے گورنر میجر جنرل ریٹائرڈ خورشید علی خان نے اپنی پندرہ روز کی رخصت غیر معینہ مدت کی رخصت میں تبدیل کرا لی ہے۔ انہوں نے گذشتہ روز صدر اور وزیر اعظم سے ایک سے زائد بار ملاقات کی تھی۔

○ بھارتی راجیہ سبھا (ایوان بالا) نے کہا ہے کہ کسی سمجھوتے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پاکستان فوری طور پر کشمیر کو خالی کر دے۔

○ مسٹر آصف زرداری نے دعویٰ کیا ہے کہ اپوزیشن کے کئی افراد نے ان سے رابطہ کیا ہے۔

HAPPY NEWS
COMPUTER TRAINING
In Three Months Learn:-
Typing, Introduction, DOS, Word Processing, Dbase
Contact:-
ABACUS COMFUTER ACADEMY
21/21 Darul Rahmat Sharqi-A
Rabwah. (Phone:- 211839)

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب، دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے
قیمت /40 روپے
کیور ویل ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-211283 - 04524-771
فیکس: 04524-212299

اسامیاں خالی ہیں
وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کو مندرجہ ذیل خالی اسامیاں پُر کرنے کیلئے محنتی اور دیانتدار افراد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں امیر صاحب / صدر صاحب علاقہ سے تصدیق کروا کر مکمل کوائف کے ساتھ مورخہ 26/8/94 تک پہنچا دیں اور 27/8/94 کو صبح ۹ بجے مندرجہ ذیل پتہ پر انٹرویو کیلئے تشریف لائیں۔ نوٹ: انٹرویو کیلئے علیحدہ کال نہیں بھیجی جائے گی اور کوئی TA/DA وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔
سیلز مین۔ لیبر سپروائزر۔ سٹور کیپر } : متعلقہ فیلڈ میں تجربہ اضافی خوبی ہوگی
ڈرائیور : تجربہ کم از کم 3 سال لازمی (ایل۔ٹی۔وی لائسنس)
تنخواہ حسب لیاقت اور معیاری دی جائے گی۔
کہکشاں کالونی ربوہ
وارثیر کیمیکلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ (بھائی سوپ والے) فون فیکٹری: 04524-615